شکریہ

ہم محترم جناب عزت مآب!

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی مدظلہ العالی

کے نہایت مشکور و ممنون ہیں کہ انھوں نے یہ کتاب انٹرنیٹ پر پبلش کرنے کے لئے **نفس اسلام ٹیم** کو عنایت فرمائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ انکے اس تعاون پر اجر کثیر عطا فرمائے اور قبلہ ڈاکٹر صاحب کے فیوض وبرکات ودرجات میں مزید اضافہ فرمائے۔

آمین یارب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بجاہ النبی الامین وصلی اللہ علیہ وسلم

دعائے مغفرت کی طلبگار ☆ **نفس اسلام ٹیم** ☆

www.nafseislam.com

نعتیہ ادب کے جواں سال محقق و ناقد مشہور نعت گو شاعر و ادیب

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی مالیگ

کی آٹھویں پیش کش، دوسری شعری کاوش صنعتِ تشطیر پر مشتمل خوب صورت مجموعہ

تشطیراتِ بخشش

شاعر: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

(ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی، یوجی سی۔نیٹ)

شائع کردہ: اِدارۂ فکرِ نعت

ہرور، تعلقہ ہانگل، ضلع ہاویری، 581104 کرناٹک

جملہ حقوق بہ حقِ شاعر محفوظ

نامِ کتاب	:	تشطیراتِ بخشش
شاعر	:	ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی
صنف	:	شاعری
نظرِ ثانی و تاثرات	:	توفیق احسنؔ مصباحی، ممبئی
کمپوزنگ	:	ایس آر گرافکس، مالیگاؤں
سرورق	:	شفیق رشید آرٹسٹ، مالیگاؤں
صفحات	:	56
سنِ اشاعت	:	2011ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	
مطبع	:	عتیق رشید آرٹسٹ
ناشر	:	ادارۂ فکرِ نعت، ہرور، ہانگل، ہاویری، کرناٹک

رابطہ

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی ابن عبدالرشید

سروے نمبر ۳۹ پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ مالیگاؤں-423203

ضلع ناسک، مہاراشٹر، موبائل: 9420230235 / 9021761740

ملنے کے پتے

ادارۂ فکرِ نعت، ہرور، تعلقہ ہانگل، 581104 ضلع ہاویری، کرناٹک

سٹی بک ڈپو، نزد قصاب باڑہ مسجد، محمد علی روڈ، مالیگاؤں 423203 ناسک، مہاراشٹر

قادری کتاب گھر، اکھاڑہ مسجد، اسلام پورہ مالیگاؤں

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

انتساب

عہدِ رواں کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ممتاز نعت گو شاعر پرتوِ کلامِ رضا

شہزادۂ خاندانِ برکات حسان العصر سید آلِ رسول حسنین میاں

نظمی مارہروی

کی علمی، ادبی اور شعری خدمات کے نام

کہ جن کے نعتیہ کلام کی دھوم میں آج اکنافِ عالم میں مچی ہوئی ہیں۔

محمد حسین مُشاہد رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سرنوشت

صنائع و بدائع شاعری کے حُسن و زیور ہیں۔ جس سے کلام میں جان اور لطف پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر شاعری جسدِ بے رُوح معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس کے استعمال میں بڑے ہی قرینے اور سلیقے کی ضرورت ہے۔ اعتدال شرطِ اوّلین ہے۔

اردوٗ کے شعرا نے جہاں ایک طرف شاعری سے اپنی شناخت قائم کیں وہیں دوسری طرف انھوں نے اردوٗ شاعری کو وہ بلندیاں اور رفعتیں بخشی ہیں کہ جن کی وجہ سے آج اردوٗ ہر لحاظ سے ایک مکمل اور پُختہ زبان ہونے کا فخر حاصل کر چکی ہے۔ شاعری ایک تخلیقی فن ہے۔ ادبی صنعتیں اس میں حُسن پیدا کرتی ہیں۔ اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اردوٗ زبان کی جملہ صفات میں ایک اہم اور نمایاں خوبی اس کی ''صنعتی شاعری'' ہے۔ اردو میں یہ صنف دوسری اصناف کی طرح عربی و فارسی زبانوں سے آئی ہے۔

حضرت مولوی نجم الغنی رام پوری نے اپنی تصنیف ''بحر الفصاحت'' میں ستّاون صنائعِ لفظی اور چوّن صنائعِ معنوی یعنی کُل ایک سو گیارہ صنعتیں شمار کی ہیں۔ عصرِ جدید کے شعرا اِن صنعتوں کا استعمال شاذ و نادر ہی کر رہے ہیں۔ راقم نے ۲۰۰۵ء میں ''اردوٗ کی دل چسپ اور غیر معرُوف صنعتیں'' نامی ایک رسالہ مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ جسے اہلِ علم نے کافی سراہا؛ مذکورہ رسالہ میں اردو کی غیر معرُوف بل کہ ناپید اور متروک صنعتوں سے کُل چالیس صنعتیں مع تمثیلات و توضیحات پیش کی گئی تھیں۔

پیشِ نظر رسالہ ''تشطیراتِ بخشش'' ایک ایسی ہی غیر معرُوف صنعت ''صنعتِ تشطیر'' پر مشتمل ہے۔ ''تشطیر'' کے لغوی معنی 'چیرنا' ہے۔ اصطلاحِ ادب میں جب شاعر کسی شعر کے دو مصرعوں کے بیچ میں موضوع سے ہم آہنگ مزید دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کرتا

ہے تو اُس صنعت کو ''صنعتِ تشطیر'' کہتے ہیں۔ مثلاً:

''اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے''
دوٗر دامن فکر کا از دست ہے
کام تیرا عام ہوہی جائے گا
''دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا''

مذکورہ بالا مثال میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے مشہوٗر و معروٗف شعر ؎

''اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہوہی جائے گا''

کے دونوں مصرعوں کے درمیان دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کر کے ''تشطیر'' کا عمل کیا گیا ہے۔

پیشِ نظر رسالہ ''تشطیراتِ بخشش'' میں راقم نے حسان الہند امام احمد رضا محدثِ بریلوی، اُن کے صاحب زادے مفتیِ اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوریؔ بریلوی قدس سرہما اور اپنے مرشدِ گرامی جانشینِ مفتیِ اعظم حضور علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری میاں دام ظلہٗ العالی کے چالیس چالیس اشعار پر ''صنعتِ تشطیر'' کا عمل کرنے کی طالب علمانہ کوشش کی ہے۔ اہلِ نقد و نظر سے التماس ہے کہ خامیوں کی نشان دہی فرما کر حوصلہ افزائی کریں۔

اس رسالہ کی اشاعت و طباعت میں جن حضرات نے تعاون فرمایا راقم ان کا ممنون و متشکر ہے۔ بالخصوص حضرت مفتی محمد توفیق احسنؔ برکاتی (ممبئی) کا میں بے حد شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر اس رسالہ پر نظرِ ثانی فرماتے ہوئے گراں قدر تاثر بھی قلم بند فرمایا۔ موصوف جواں سال محقق و ادیب، شاعر اور عالم و مفتی ہیں نیز کئی کتابوں کے مصنف و مترجم بھی ہیں۔ دعا ہے کہ رب عزوجل ہم سب کو حوادثِ روزگار سے [illegible]ظ و مامون رکھے۔ (آمین بجاہِ الحبیب الامین صلی اللہ علیہ وسلم)۔

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی، مالیگاؤں

۲۵؍ نومبر ۲۰۱۰ء بروز پیر

عہدِ نَو کا سب رنگ شاعر...... مُشاہدؔ رضوی

توفیق احسنؔ مصباحی، ممبئی

محترم ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی مالیگانوی نسلِ نو سے تعلق رکھنے والے تازہ کار شاعر ہیں۔ جن کی تقدیسی شاعری بھی محض کلاسیکی نہیں کہی جاسکتی؛ بل کہ نُدرتِ فکر کے ساتھ اظہارِ خیال اور ترسیلِ معانی کا جو اچھوتا پن ان کے یہاں دیکھنے کو ملتا ہے وہ مُشاہدؔ رضوی کے شعری امتیاز کو مستحکم کرتا نظر آتا ہے۔ اس لیے یہ بالکل ممکن ہے کہ شاعری جدید بھی ہو اور کلاسیکی اصولوں کی پابندی بھی کرے۔ موجودہ دور کا شعری منظر نامہ غزل اور نظم سے بوجھل نظر آتا ہے، اس وقت ادبی دنیا میں بڑا شاعر وہ مانا جاتا ہے جو غزل اور صنفِ نظم میں آزاد یا پابند ہو کر اپنے شعری سرمایے میں اضافہ کرتا ہے اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رُونما ہونے والے نیرنگِ زمانہ حالات، حادثات و واقعات اور فلموں و ٹی۔وی سیریلوں میں پیش کی جانے والی عشق و محبت کی داستانوں کو شعری قالب میں ڈھال کر وقت کا مانا جانا لب و لہجہ اور عمدہ اظہارِ محبت کا پختہ گو شاعر کہلانا پسند کرتا ہے۔ اس کی غزلوں اور نظموں کے مجموعے سال بہ سال شائع ہوتے ہیں اور چنیدہ نقاد بھی اس کے شعری امتیاز کی کھل کر داد دیتے ہیں، اسے ایوارڈز و اعزازات بھی ملتے ہیں، اس کے نام ''شامِ غزل'' منائی جاتی ہے، سیمینار منعقد ہوتے ہیں اور اس کا شعری و ادبی خطبہ مقالات کی شکل میں پیش ہو کر کتابی صورت میں ''شخصیت و شاعری'' کے نام سے شائع ہو کر دوبارہ کسی ناقد کے پاس مقالہ نگاروں کے تنقیدی رویّے پر تنقید کرنے کے لیے پہونچ جاتے ہیں۔

ممتاز شاعر و ادیب جناب زبیر رضوی نے ایک جگہ لکھا ہے:

''موجودہ ادبی منظر نامہ دراصل ان لوگوں کی تگ و دو اور چہل پہل کا منظر نامہ ہے جو اپنی ادبی حیثیت کو پھلتا پھولتا اور خود کو پھولوں کا ہار اور گجرا پہنے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔'' (روزنامہ انقلاب، ممبئی ۲؍ اگست ۲۰۰۹ء اتوار)

محترم زبیر رضوی صاحب کی باتوں میں یقینی طور پر صداقت ہے جسے قطعاً جھٹلایا اور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، آج یقیناً ایسا ہو رہا ہے اور ''ادبی دہشت گردی'' پورے عروج پر ہے۔ اس سلسلے میں معروف شاعر و نثر نگار سید شکیل دسنوی نے محترم سعید رحمانی کے ادبی جریدے ''ادبی محاذ کٹک اڑیسہ'' شمارہ اپریل تا جون ۲۰۱۰ء میں ایک اداریہ بہ عنوان ''ادبی

دہشت گردی‘‘ تحریر کیا ہے جو انتہائی چشم کشا اور حقائق کا برملا اور دو ٹوک اعتراف و اظہار ہے۔

ایک بات اور عرض کردوں کہ زندگی کے قریب تمام شعبوں میں گروہ بندی نے طوفان برپا کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ان شعبوں کی تمام تر رونقیں مائل بہ زوال ہیں۔ ادب اور فن بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہا؛ ترقی پسند تحریک، جدیدیت، مابعد جدیدیت کا نہ تو میں یک سر مخالف ہوں نہ بالکل موافق؛ البتہ اس کی آڑ میں ہونے والے غیر ادبی کام اور اس کی جلو میں فروغ پانے والے غیر ادبی رجحانات نے ادب کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ میں ان تحریکوں اور نظریوں کے ذریعہ ہونے والے فوائد و منافع کا انکار نہیں کر رہا ہوں، گروہ بندی نے اردو زبان و ادب کی ارتقائی راہیں مسدود کر رکھی ہیں۔ جس نے اردو کے قارئین کو بھی بدظن اور متنفر کر دیا ہے آج شاعر ہو یا نثر نگار، تنقید نگار ہو یا افسانہ نگار ہر کسی کو اپنا قاری خود تلاش کرنا پڑ رہا ہے۔

شعری اصناف میں غزل، نظم، قطعہ، رباعی، مرثیہ وغیرہا کو نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ ہر جدید شاعر ان اصناف میں طبع آزمائی کرنا چاہتا ہے اور ہر ناقد اُن پر تنقیدی نگاہ ڈالنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب حمد و نعت کو کوئی صنفِ ادب ماننے کو تیار نہ تھا، لیکن آہستہ آہستہ اس رجحان میں کمی آئی، نظریہ بدلا اور اب نعت کو بھی ایک مخصوص صنفِ سخن تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یہ بڑی خوش آیند بات ہے۔ اب کسی شاعر کا کوئی غزلیہ یا نظمیہ مجموعہ منظرِ عام پر آتا ہے تو ایک دو حمد و نعت بھی بہ طورِ تبرک ابتدائے کتاب میں شامل رہتی ہے۔

اس وقت میں جس شاعر کے متعلق اظہارِ خیال کر رہا ہوں وہ خالص نعت و حمد و نظم کے شاعر ہیں۔ اصنافِ ادب سے انھیں پوری آگاہی ہے، عروض و قوافی کا گیان بھی انھیں حاصل ہے۔ انھوں نے نعت نگاری سے اپنے شعری سفر کا آغاز کیا اور اب تک مسلسل نعتیہ شاعری قلم بند کر رہے ہیں۔ ادبی دنیا میں ان کا نام کیوں نہیں؟ اس لیے کہ وہ غزل کے شاعر نہیں ہیں۔

مُشاہدؔ رضوی ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اظہار و فروغ جس کا وطیرہ رہا ہے۔ اس لیے مذہبیات کے شبنمی قطرے ان کی شعری کائنات پر چھائے ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری خالص اسلامی طرز و ادا کے ساتھ شروع کی اور اب تک شاعری کا تقدس پامال نہیں ہونے دیا۔ ڈاکٹر سید یحییٰ نشیطؔ رکن مجلسِ ادارت بال بھارتی، پونے کے بہ قول:

’’لمعاتِ بخشش کا شاعر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی نو عمر و نوجوان ہے۔

بچپن سے ان کا قلم عشقِ رسول ﷺ کے اظہار کے لیے صفحۂ قرطاس پر نعتوں کے موتی بکھیر رہا ہے۔ انھوں نے تقدیسی شاعری کی ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے اور بعض عمدہ اشعار ان اصناف کے تخلیق کیے ہیں۔‘‘

(ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط صاحب سے معذرت کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی انسان کے کام کو نہ تو تخلیق کہا جا سکتا ہے اور نہ اسے خالق سے موصوف مانا جا سکتا ہے نہ اس کی کاوشات کو تخلیقات نام دیا جا سکتا ہے۔)

مُشاہدؔ رضوی نے آنکھیں کھولتے ہی جو ماحول پایا وہ خالص اسلامی ماحول تھا۔ جہاں نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدھر بھرے نغمات ان کے کانوں میں رس گھولتے نظر آتے تھے۔ نعتیہ مجالس میں انھیں شرکت کا موقع ملتا، مشاہیر نعت گو شعرا کی نعتیں سننے کا اتفاق ہوتا، اور یوں انھیں خود نعت کہنے کا ذوق بیدار ہوا، اور وہ نعتیہ اشعار موزوں کرنے لگے۔ گویا ان کی شاعری کی ابتدا نعت ہے اور اب تک اسی ابتدا کی شاہ راہ میں اپنی فکر و خیال کا جادو جگا رہے ہیں اور بے طرح کامیاب ہیں۔ محترم مُشاہدؔ رضوی نے اپنے شعری سفر کے آغاز کے متعلق خود اظہارِ خیال فرمایا ہے:

’’مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں جماعت دہم میں زیرِ تعلیم تھا تب اعلا حضرت امام احمد رضا کی مشہورِ زمانہ نعت ؎

زہے عزت و اعتلائے محمد (ﷺ)
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد (ﷺ)

کی زمین میں پہلی نعت قلم بند کی۔‘‘ (سرنوشت، لمعاتِ بخشش ص ۱۱)

مُشاہدؔ رضوی کی شاعری میں امام احمد رضا کا شعری فیضان جگہ جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ انھوں نے اس حقیقت کا کھلے دل سے اعتراف بھی کیا ہے، اپنی پہلی نعت میں لکھتے ہیں ؎

رضا کے کرم سے بنی نعتِ اوّل
جو اوّل رقم کی ثنائے محمد (ﷺ)

مُشاہدؔ رضوی نے ۲۰۰۹ء میں اپنا کل شعری سرمایہ اکٹھا کر کے ایک دیوان کی شکل میں قارئین اور ناقدینِ ادب کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی اور اس میں پوری طرح کامیاب رہے۔ یوں تو شعری مجموعے ہر روز شائع ہو رہے ہیں، غزلیہ، حمدیہ، نظمیہ، رباعیہ، ہزلیہ وغیرہا؛ لیکن باقاعدگی کے ساتھ دیوان کی شکل میں حروفِ ہجائیہ کی ترتیب کے ساتھ شاید و باید کوئی مجموعہ منظرِ عام پر آتا ہے اور وہ بھی خالص نعتیہ شاعری کا دیوان تو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

گذشتہ سال محترم سید اولادِ رسول قدسیؔ کے تین شعری مجموعے ایک ساتھ شائع ہوئے اور تینوں دیوان کی شکل میں؛ ایک نعتیہ، دوسرا غزلیہ، تیسرا نظمیہ...... اس سے قبل ۲۰۰۸ء میں بزرگ شاعر و نقاد محترم ڈاکٹر صابر سنبھلی مرادآبادی نے اپنا نعتیہ دیوان حروفِ ہجائی کی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے ۱۴۴ رصفحات میں شائع کیا تھا۔

مُشاہدؔ رضوی نے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنا کل سرمایہ دیوان کی شکل میں ۲۴۰ رصفحات پر مشتمل مجلد ''لمعاتِ بخشش'' کے نام سے شائع کرایا تھا۔ جس کی ادبی حلقوں میں کافی پذیرائی ہوئی، اخبارات میں اس کتاب پر تنقیدی و تجزیاتی مضامین نظروں سے گذرے اور بڑوں نے ان کی حوصلہ افزائی کی، جو ان کے لیے بڑے اعزاز و انعام کی بات ہے۔

اس سے قبل مُشاہدؔ رضوی نے ۲۰۰۵ء میں ''اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں'' کے نام سے چالیس نادر و نایاب صنعتوں پر مشتمل ایک کتاب اہلِ علم کی خدمت میں پیش کی تھی جس کے متعلق محترم غلام مصطفی اثرؔ صدیقی کا لکھنا ہے کہ:

''یقیناً محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کی یہ کاوش اردو طلبا و طالبات کیلئے ایک اور 'فرہنگِ ادبیات' سے کم نہیں۔''

مُشاہدؔ رضوی کا سنہ ولادت ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء ہے، جائے پیدائش شہر مالیگاوں ہے، تعلیمی لیاقت ایم۔ اے، ڈی۔ ایڈ، یو جی سی - نیٹ ہے اور ابھی حال ہی میں انھوں نے اپنا مقالہٗ ڈاکٹریٹ بہ عنوان ''مصطفی رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ'' چار سو سے زائد صفحات کو محیط مراٹھواڑہ یونی ورسٹی، اورنگ آباد میں جمع کر دیا ہے۔ اللہ عزوجل انھیں امتیازی نمبروں سے کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

موصوف کو بارہویں جماعت اور بی۔ اے میں اردو مضمون میں ٹاپ پوزیشن حاصل کرنے پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی طرف سے اعزاز بھی دیا گیا، ۲۰۰۲ء سے تا حال ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، نیاے ڈونگری، تعلقہ ناندگاوں ضلع ناشک میں تدریسی ذمہ داری نبھا رہے ہیں اور ان کا اشہبِ قلم بھی پوری تن دہی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ رسائل و جرائد میں ان کے علمی و تحقیقی مضامین اور نعتیہ شاعری مطالعہ میں آتے ہے۔ ممبئی و مالیگاؤں کے اردو اخبارات میں بھی ان کے مقالات تواتر کے ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ اس وقت مُشاہدؔ رضوی نے اپنی ایک بالکل نئی کتاب ''تشطیراتِ بخشش'' کا مسودہ میرے مطالعہ کی میز پر سجایا ہے اور اب میں اسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بہ قول معروف فکشن نگار شاعر و ادیب سید محمد اشرف مارہروی:

''فنِ نعت کسبی نہیں، وہبی ہے، یہ صرف عطائے الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔
البتہ تکنیکی نوک پلک درست کرنے کے لیے مشق اور مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔''

مُشاہدؔ رضوی کی نعتیہ شاعری کے مطالعہ سے یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کے عشقِ رسول ﷺ، فنِ نعت سے والہانہ وابستگی اور سچے نعت گو شعرا سے بے پناہ وارفتگی کی وجہ سے انھیں نعت گو شاعر بنا دیا ہے اور انھوں نے عطائے الٰہی کا سہارا لے کر اپنا قلم خالص نعتیہ شاعری کے لیے وقف کر رکھا ہے وہ کہتے ہیں ؎

ہیں یوں تو اور بھی اصنافِ شاعری لیکن
کسی کا رُتبہ نہیں نعتِ مصطفی کی طرح

اقبالؔ، ذوقؔ، امیرؔ مینائی، محسنؔ کاکوروی، حفیظؔ جالندھری، احمد رضا بریلوی، استاذِ زمن حسن رضا بریلوی، نوریؔ بریلوی، اختر رضا ازہری، نظمی مارہروی، اجملؔ سلطانپوری، بیکلؔ اتساہی وغیرہا مشہورِ زمانہ نعت گو شعرا کی شاعری کا مطالعہ انھوں نے کیا، جس کی گہری چھاپ ان کی شاعری میں دکھائی دیتی ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود انھوں نے امامِ نعت گویاں احمد رضا بریلوی کو اپنا استاذِ شعر مانا اور ان کے حُسنِ تخیل کی چمک کو اپنا راہ نما...... لکھتے ہیں ؎

رضا کا حُسنِ تخیل ہے رہِ نما میرا
کہ نعت گو نہیں کوئی مرے رضا کی طرح

مُشاہدؔ رضوی کی ایک حمد میں نے کسی اخبار میں پڑھی تھی اس کا مطلع آج بھی ذہن و فکر میں گھومتا نظر آتا ہے ؎

بطونِ سنگ میں کیڑوں کو پالتا ہے تو ہی
صدف میں گوہرِ نایاب ڈھالتا ہے تو ہی

واہ! کیا کہنے، کتنا اچھا مضمون باندھا ہے۔ سید محمد اشرف مارہروی نے ۲۰۰۰ء میں مُشاہدؔ رضوی کو لکھا تھا:

''مجھے دلی خوشی ہوئی کہ ۲۱ ربرس کا نوجوان اتنی اچھی اردو اتنی صحیح نثر اور ایسی پیاری نعتیہ شاعری لکھنے پر قادر ہے۔''......

اس لیے مجھے مُشاہدؔ رضوی کے تعلق سے مزید کچھ لکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی ہے، اور زیرِ نظر کتاب ''تشطیراتِ بخشش'' نے مجھے مسحور کر رکھا ہے۔ کیا لکھوں، کیا نہ لکھوں؟ ...... مُشاہدؔ رضوی نے بجا تحریر کیا ہے: ''صنائع و بدائع شاعری کے حُسن و زیور ہیں۔'' اسی لیے انھوں نے

اس حُسن و زیور سے اپنی شاعری کو سجانے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب صنائع شاعری کی ایک نمایاں صنعت ''تشطیر'' پر مشتمل شعری گل دستہ ہے۔ موصوف کے الفاظ میں ''اصطلاحِ ادب میں جب شاعر کسی شعر کے دو مصرعوں کے بیچ میں موضوع سے ہم آہنگ مزید دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کرتا ہے تو اُس صنعت کو 'صنعتِ تشطیر' کہتے ہیں۔''

امام احمد رضا بریلوی، مصطفی رضا نوریؔ بریلوی اور اختر رضا ازہری بریلوی کے چالیس چالیس اشعار میں اس صنعت کا استعمال بڑی مہارت اور سلیقہ مندی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جن کے اندر خیالات کی ندرت، جذبے کا تقدس، افکار کی بلندی اور شعریت کی جھلکیاں نمایاں ہیں۔ ہم وزن، ہم قافیہ، ہم رنگ اور ہم مضمون خیال کو ایک ساتھ برتنا کتنا مشکل کام ہے یہ مُشاہدؔ رضوی ہی جان سکتے ہیں۔ کسی زمین پر کوئی شعر کہہ دینا اتنا دِقت طلب نہیں جتنا کسی مخصوص وزن و قافیہ کی رعایت کے ساتھ موضوع و خیال کی ہم آہنگی کا التزام کرتے ہوئے کوئی شعر قلم بند کرنا ہے اور مُشاہدؔ رضوی نے اس مشکل ترین سفر کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ہے ؂

''تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا''
تیرے صدقے پالیا سب نے خزینہ نُور کا
ہر گُلِ تر نُور کا ہر ذرّ ذرّہ نُور کا
''تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا''

آج کسی شاعر یا ادیب کی شعری و ادبی نگارشات کو وزن دار بنانے کے لیے سکّہ بند ناقدین کی آرا سے کام لیا جاتا ہے، میں مُشاہدؔ رضوی کے شعری امتیاز کے اس خاص پہلو کو نمایاں کر کے دیکھنے کے لیے ان کے نعتیہ اشعار کے مطالعہ کی دعوت پیش کرتا ہوں اور بس، ...... ان کے اشعار خود گواہی دیں گے؛ ...... انھیں کسی ناقد کی شہادت کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔

مُشاہدؔ رضوی کی یہ کتاب اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن موٹی موٹی کتابوں پر بھاری ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا بھرپور مطالعہ کیا جائے، بالخصوص ناقدینِ ادب سے ضرور گزارش کروں گا کہ وہ اپنا روئے تنقید نعتیہ شاعری کی طرف بھی موڑنے کی زحمت گوارا کریں۔ یہ بھی زبان و ادب کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ مُشاہدؔ رضوی ایک کامیاب نثر نگار، مایۂ ناز محقق، قادر الکلام شاعر ہیں بل کہ میں تو انھیں عہدِ نَو کا سب رنگ شاعر مانتا ہوں۔ امید ہے کہ ادبی حلقوں میں یہ کتاب پذیرائی کی مستحق ہوگی۔

توفیق احسنؔ، ممبئی (۸؍اکتوبر ۲۰۱۰ء شب شنبہ)

حسان الہند اعلاحضرت امام احمد رضا بریلوی کے اشعارِ آب دار پر تشطیرات

☆

''واہ کیا جوُد و کرم ہے شہِ بطحا تیرا''
کون ہے جس نے نہ پایا کبھی ، صدقا تیرا
سارے داتاؤں میں ہے طَور نرالا تیرا
'''نہیں' سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا''

☆

''تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع''
سارے ولیوں میں ہوا مرتبہ ہاں! جس کا رفیع
پرتَوِ پاک ترا ، عاشق و شیدا تیرا
''جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا''

☆

☆

"فخرِ آقا میں رضاؔ اور بھی اک نظمِ رفیع"
پیشِ رب تیری جو بن جائے گی لاریب! شفیع
یوں تو عالم میں ہے مشہور ترانا تیرا
"چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا"

☆

"ہم خاک اُڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی"
اِس خاک کی اُس خاک میں ہو کاش سمائی
جس خاک میں مدفوں شہِ والا ہے ہمارا
"آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا"

☆

"اتنی رحمت رضاؔ پہ کرلو"
چشمِ عنایت گدا پہ کرلو
آپ مرے "اعتبار" آقا
"لا یقربہ البوار آقا"

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

☆

☆

"اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے"
دوٗر دامن فکر کا از دست ہے
کام تیرا عام ہو ہی جائے گا
"دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا"

☆

"کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ، پڑے اس بلا میں مری بلا"
ہے یہ میری زیست کا مدعا، کہ ہو لب پہ نغمۂ مصطفا
جو ہر اک کی کرتا پھرے ثنا، مرے منہ میں ایسی زباں نہیں
"میں گدا ہوں اپنے کریم کا، مرا دین پارۂ ناں نہیں"

☆

"گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضاؔ سے بوستاں"
لہلہا اُٹھے ہیں جن سے سنیت کے گلستاں

وجد میں مصرُوف ہر سُو لالہ و گل زار ہے
’’کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے‘‘

☆

☆

’’لے رضاؔ سب چلے مدینے کو‘‘
بادۂ نابِ عشق پینے کو
ہے وہ محرُوم جو کہا نہ کرے
’’میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے‘‘

☆

’’ہے یہ اُمید رضاؔ کو تری رحمت سے شہا‘‘
ہاں! تری چشمِ عنایت و شفاعت سے شہا
نہ ہو حیران سرِ حشر وہ شیدا ہوکر
’’کیوں ہو زندانِ دوزخ ترا بندا ہوکر‘‘

☆

’’اے رضاؔ جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار‘‘
وجد میں ہیں گل و لالہ و چمن زار و بہار

مدح گوے شہِ والا ترا کہنا کیا ہے
’’بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے‘‘

☆

☆

’’غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا‘‘
حجِ مبرُور کا اب ہوگیا ارماں پورا
جاؤ تسکیں دہِ دل گنبدِ خضرا دیکھو
’’میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو‘‘

☆

’’اے رضاؔ طوفانِ محشر کے تلاطم سے نہ ڈر‘‘
رنج و غم، آلامِ دوراں کی تمازت سے نہ ڈر
بن کے رحمت سر پہ ہوں گی سایہ گستر ایڑیاں
’’شاد ہو ہیں کشتیِ اُمت کو لنگر ایڑیاں‘‘

☆

’’رضاےؔ خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا‘‘

بروزِ حشر رنج وغم کے طوفاں سے نہ گھبرانا
ہے زیبا تاج شاہِ دیں کو اُمت کی شفاعت کا
''کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا''

☆

☆

''انا اعطینٰک الکوثر''
ان کا اجارا ہر اک شے پر
مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں
''ساری کثرت پاتے یہ ہیں''

☆

''ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا''
جام ہمیں دیں گے کوثر کا
تشنہ لب کو ہنساتے یہ ہیں
''پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں''

☆

''سائلو! دامن سخی کا تھام لو''

مانگنا ہے جو بھی اُن سے مانگ لو
فضلِ آقا عام ہو ہی جائے گا
''کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا''

☆

☆

''جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا''
لب پہ ہو ہر صبح و مسا، نغمۂ نعت ہی سجا
ہیں دردِ دل کی جو دوا، دل اُن کو بھول پائے کیوں
''جس کو ہو درد کا مزا، نازِ دوا اُٹھائے کیوں''

☆

''کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خوں خوار برق بار''
اہلِ دغا کے سینے میں بن جائے جس سے غار
اہلِ وفا یہ وِرد سدا بے خطر کریں
''اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں''

☆

''رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا''

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

قسم رب کی دشمن سے نہ رُک سکے گا
مٹیں گے سبھی کینہ پھیلانے والے
''پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے''

☆

☆

''برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت''
ہیں ہم بھی شہِ دیں طلب گارِ برکت
بلائیں ہمیں کہہ کے او جانے والے
''بدوں پر بھی برسادے برسانے والے''

☆

''عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا''
رتبہ دیکھو شاہِ انس و جان کے مدّاح کا
چھوڑ کر جب دوستو! وہ معمورۂ ظاہر گیا
''عرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب و طاہر گیا''

☆

''عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طُرفہ دھوم دھام''

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

کونین میں ہے چار سُو تیرا ہی ذکر صبح و شام
واصف ترا مرے نبی ، خلّاقِ دوجہان ہے
''کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے''

☆

☆

''خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ''
اُن کی عظمت کے ترانے گائیں گے صبح و مسا
جشنِ میلادالنبی یوں ہی مناتے جائیں گے
''دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے''

☆

''ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا''
مکینِ خلد وہ ہوگا ، جو اِن کے در پہ مِٹا
جو راہِ حق کے یہ روشن چراغ لے کے چلے
''وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے''

☆

''چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں''

سوٗرج اُلٹے پاؤں پلٹے، ٹوٹی ہڈی بھی جڑیں
سر سے پا تک معجزہ ذاتِ شہِ ابرار ہے
''بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے''

☆

☆

''جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
اُن کے احسان سے طیبہ کو سفینے پہنچے
جسم ہے ہند میں طیبہ کو دل و جان گیا
''تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا''

☆

''وہ گُل ہیں لب ہائے نازک اُن کے، ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے''
تبسم ایسا کہ ہنس دیں روتے ، تکلم ایسا فصیح ہوں گونگے
مبی رحمت کا حُسنِ نمکیں ، کہاں شمار و حساب میں ہے
''گلاب گلشن میں دیکھے بلبل ، یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے''

☆

''اشارے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا''

درختوں سے اقرار کروالیا، پہاڑوں نے صلِّ علا پڑھ لیا
علی کی ''قضا'' کو ادا کر دیا، یہ رفعتِ شاں تمہارے لیے
''گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے''

☆

☆

''قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نوٗر کے''
ظلمتِ مرقد میں روشن ہوں گے بُقعے نوٗر کے
زیرِ لب جاری رہے مدحت رسول اللہ کی
''جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی''

☆

''لا وربِّ العرش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا''
نعمتوں کے باخدا قاسم ہیں پیارے مصطفا
ہے ہر اک انسان کو حاجت رسول اللہ کی
''بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی''

☆

''شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب''

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

جو نہ رکھے دل میں تکریمِ حبیب
اُس سے اے لوگو! عداوت کیجیے
''اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے''

☆

☆

''سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے''
دوُر نقصان و زیاں شاہِ اُمم ہوجائے
کشتِ بے نخل کی قسمت کو سنوارے گیسوُ
''چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسوُ''

☆

''میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا''
تیری اُلفت کی چبھن میں ہے ملی غم کی دوا
اپنا غم دے دے مرے سرورِ خوباں ہم کو
''اے ملیحِ عَرَبی کردے نمک داں ہم کو''

☆

''تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نوُر کا''

تیرے صدقے پالیا سب نے خزینہ نوُر کا
ہر گلِ تر نوُر کا ہر ذرّہ ذرّہ نوُر کا
''تُو ہے عینِ نوُر تیرا سب گھرانا نوُر کا''

☆

☆

''بائیں رستے نہ جا مسافر سُن''
تجھ پہ طاری ہے یہ کہاں کی دُھن
دُزدِ ایماں ہزار پھرتے ہیں
''مال ہے راہ مار پھرتے ہیں''

☆

''تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا''
اوُنچے اوُنچوں کو شہِ دین کا منگتا دیکھا
سن لو ہر ایک سے لاریب! ہے بالاتر دوست
''سارے داراوں کی دارا ہوئی دارُ دوست''

☆

''باعطا تم ، شاہ تم ، مختار تم''

مالکِ کوثر شہِ ابرار تم
بے عمل ، بے آسرا سرکار ہم
''بے نوا ہم ، زار ہم ، ناچار ہم''

☆

☆

''اُن دو کا صدقہ جن کو کہا پھول ہیں مرے''
شبابِ اہلِ خلد ہیں فرمانِ شاہ سے
شاداب جن سے دینِ مبیں کا جمالِ گل
''کیجے رضؔا کو حشر میں خندہ مثالِ گل''

☆

قطعاتِ بخشش...........ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی
نشاط انگیز ہے لمحہ بڑا نعتیں سنانے کا غم و آلامِ دوراں کی تمازت کو مٹانے کا ہے ذکرِ مصطفا بھی باعثِ تسکینِ جان و دل دلِ ظلمت زَدا کو نور کا بقعا بنانے کا ☆ قابلِ رشک یہ احساس ہے سوچیں تو سہی ! طیبہ جانے کی مجھے آس ہے سوچیں تو سہی ! مجھ کو دیدارِ رُخِ شاہِ مدینہ ہو کبھی کیسی سندر یہ مری پیاس ہے سوچیں تو سہی !

''ملکِ سُخن کی شاہی تم کو رضؔا مُسلَّم''
دُنیائے علم و فن میں ہے شان تیری محکم
عشقِ شہِ دَنا کے دریا بہادیئے ہیں
''جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں''

☆

حضور مفتیِ اعظم علامہ مصطفی رضا نوریؔ بریلوی کے اشعارِ آب دار پر تشطیرات

☆

''بختِ خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا''
حالِ دل شاہِ مدینہ کو سنانے کو نہ دیا
جالیِ پاک کو آنکھوں میں بسانے نہ دیا
''چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا''

☆

''پیا ہے جامِ محبت جو آپ نے نوریؔ''
اُسی کی طاری رہے جان و دل میں مخمُوری

ہو جس سے پیدا سرُور و بہار آنکھوں میں
"رہے ہمیشہ اُسی کا خمار آنکھوں میں"

☆

☆

"تلاطم کیسا ہی کچھ ہو مگر اے ناخدائے من"
وہ تھم جائے تصور سے آقا آپ کے فوراً
معاون خود ہماری تیز تر منجدھار ہو جائے
"اشارا آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے"

☆

"تمہارے حکم کا باندھا ہوا سوُرج پھرے اُلٹا"
اشارے سے تمہارے چاند بھی ہو جائے دو ٹکڑا
کنواں میٹھا، جو چاہو تو شہِ ابرار ہو جائے
"جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہو جائے"

☆

"تمہارا نوُر ہی ساری ہے اُن ساری بہاروں میں"

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

گلوں میں، لالہ زاروں میں، چمن میں مرغ زاروں میں
یقیناً باعثِ تزئینِ گلستاں بوستاں تم ہو
"بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں سے عیاں تم ہو"

☆

☆

"ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت؟"
جوانی کی عبادت ہے یقیناً باعثِ عزّت
مخاطب خود سے ہو کر کہتے ہیں سب کو، کہاں تم ہو؟
"جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوریؔ جواں تم ہو"

☆

"ثنا منظوُر ہے اُن کی نہیں یہ مدعا نوریؔ"
نبی کے عشق و الفت کے ہو تم اک رہِ نما نوریؔ
کہ باغِ نعت کے اک بلبلِ شیریں بیاں تم ہو
"سخن سنج و سخن ور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو"

☆

"گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر"

کرم فرمایئے شاہِ مدینہ ہم گداوں پر
مداوائے غمِ دوراں شہِ خیرالوریٰ تم ہو
"کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو"

☆

☆

"جلوۂ حُسنِ جہاں تاب کا کیا حال کہوں"
حُسنِ والشمس کی کس چیز سے تشبیہ کروں
بُجز خدا وصف میں انسان پریشاں ہوگا
"آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا"

☆

"میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں"
بجز تیرے صدقہ کہاں سے میں پاؤں
ترا نام آقا پکارا کروں میں
"ترے در سے اپنا گذارا کروں میں"

☆

"خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ"

مدینے کی حاصل ہمیں ہو حضوری
دل و جان سب اُس پہ وارا کروں میں
"مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں"

☆

☆

"سرشار مجھے کردے اک جامِ لبالب سے"
الطاف وعنایت کا طالب ہوں شہا کب سے
جلووں سے چمک جائے اِس دل کا نہاں خانہ
"تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ"

☆

"میں تری رحمت کے قرباں اے مرے امن واماں"
کُن نگاہے لطف و رافت سوے جملہ سُنّیاں
حال ابتر ہورہا ہے آپ کے بیمار کا
"کوئی بھی پُرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا"

☆

"کُن کا حاکم کردیا اللہ نے سرکار کو"

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

مالکِ کل کردیا اللہ نے سرکار کو
ہے جلالِ بے نہایت آپ کے دربار کا
''کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا''

☆

☆

''جاگ اُٹھی سوئی قسمت اور چمک اُٹھا نصیب''
ہیں وہی لاریب! جن وانس کے حاذِق طبیب
پل میں رنج وغم مٹا ، سب شاہ کے بیمار کا
''جب تصور میں سمایا روے انور یار کا''

☆

''ہے عام کرم اُن کا اپنے ہوں کہ ہوں اعدا''
منکر کو بھی دیتے ہیں رحمت سے دُعا آقا
ہے کام شہِ دیں کا سب کو ہی عطا کرنا
''آتا ہی نہیں گویا سرکار کو 'لا' کرنا''

☆

''روز و شب مرقدِ اقدس کا جو نگراں ہوگا''

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

وہ جو قسمت سے درِ پاک کا درباں ہوگا
ہاں! وہی سب سے بڑا دہر میں شاداں ہوگا
''اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہوگا''

☆

☆

''قبر کا ہر ذرّہ اک خورشیدِ تاباں ہو ابھی''
ظلمتِ مرقد میں پھیلے روشنی ہی روشنی
تم جو ہو جلوا نما مہرِ عجم ماہِ عرب
''رُخ سے پردا دو ہٹا مہرِ عجم ماہِ عرب''

☆

''ہے تم سے عالم پُر ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب''
اے میرے حُسنِ والضحیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب
ہے دل مرا ظلمت زدا ماہِ عجم مہرِ عرب
''دے دو مرے دل کو جلا ماہِ عجم مہرِ عرب''

☆

''ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت''

دُور اک پل میں ہوئی ظلم و ستم کی صورت
جب سے نظروں میں سمائی ہے حرم کی صورت
''یاد بھی اب تو نہیں رنج و الم کی صورت''

☆

☆

''اے سحابِ کرم اک بوند کرم کی پڑ جائے''
سوکھی کھیتی میں جو شادابیاں لے کر آئے
دُور ہوجائے ہر اک رنج و الم کی صورت
''صفحۂ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت''

☆

''ماہِ طیبہ نیرِ بطحا صلی اللہ علیک وسلم''
نورِ قادرِ مطلق آقا صلی اللہ علیک وسلم
دُور ہوا سب تجھ سے اندھیرا صلی اللہ علیک وسلم
''تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم''

☆

''میرے آقا میرے مولا، آپ سے حُن کرانی لہا''

نفسی نفسی کا عالم تھا، درد و غم سب دُور ہوا
مژدہ سُن کر میرے شاہا صلی اللہ علیک وسلم
''دم میں ہے دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم''

☆

☆

''سنو گے 'لا' نہ زبانِ کریم سے نوریؔ''
ملیں گی نعمتیں ساری، قسم سے نوریؔ
یہی تو رب کے خزانے لٹانے آئے ہیں
''یہ فیض و جوُد کے دریا بہانے آئے ہیں''

☆

''نصیب تیرا چمک اُٹھا دیکھ تو نوریؔ''
مِلی ہے تُربتِ خاکی میں جا کے مسرُوری
وہ اپنا جلوۂ آرا دکھانے آئے ہیں
''عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں''

☆

''یہ آسمان کے تارے، یہ نرگسِ شہلا''

گلاب و موگرا ، جوہی ، چنبیلی اور چمپا
ترے ہی دم سے ہے پھیلی بہار آنکھوں میں
''ترا ہی جلوا ہے ان بے شمار آنکھوں میں''

☆

☆

''نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو''
بصر کے ساتھ بصیرت مری مجلاّ ہو
قرار آئے مری بے قرار آنکھوں میں
''اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں''

☆

''دوُر ساحل موج حائل پار بیڑا کیجیے''
اک نگاہِ التفات اے میرے شاہا کیجیے
زور پر طوُفان ہے کچھ آسرا ملتا نہیں
''ناو ہے منجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں''

☆

''دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اُسی سرکار کا''

جس کو جو ملتا ہے وہ تو ہے اُسی دربار کا
بے وسیلہ مصطفا کے مدعا ملتا نہیں
''خود خدا سے پائے جو اُن کے سوا ملتا نہیں''

☆

☆

''پیاسو! مژدہ ہو کہ وہ ساقیِ کوثر آئے''
لو مبارک ہو کہ اب شافعِ محشر آئے
جن سے ہر سمت سکوں ، لوگو! بپا ہوتا ہے
''چھَن ہی چھَن ہے اب جام عطا ہوتا ہے''

☆

''کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا''
ظلمتیں دوُر کیں نوُر برسا دیا
شرک دنیا سے کیسا مٹا کر چلے
''سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے''

☆

''ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد''

خدایا! رہ نہ سکیں وہ کبھی بھی خوش آباد
اُنھیں تُو جلد مٹا ، یا خدا مدینے سے
''الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے''

☆

☆

''خدا کے فضل سے ہر خشک وتر پہ قدرت ہے''
عیاں زمانے پہ آقا تمھاری شوکت ہے
جو شاخ لڑنے کو دو ، تیغ سر بہ سر ہوجائے
''جو چاہو تر ہوابھی خشک ،خشک تر ہوجائے''

☆

''دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے''
اِسی میں تو عاشق کو حاصل مزا ہے
فنا اِس میں جو ہو اُسے ہی بقا ہے
''ترا وردِ اُلفت ہی دل کی دوا ہے''

☆

''محبت تمھاری ہے ایمان کی جاں''

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

نہیں جس کے دل میں وہ کیا ہو مسلماں
جو مٹ جائے اُن پر وہی باوفا ہے
''اگر یہ نہیں ہے تو ایماں ہَوا ہے''

☆

☆

''تُو خدا کا ہُوا اور خدا تیرا''
رب نے مختارِ کل تجھ کو ہی کردیا
تیری ہی تو خدا تک رسائی ہے
''تیرے قبضہ میں ساری خدائی ہے''

☆

''ترا مرتبہ کیوں نہ اعلا ہو مولا''
کہ تُو لعل ہے فاطمہ و علی کا
نبی کا دلارا شہا غوثِ اعظم
''ہے محبوبِ ربُّ العلا غوثِ اعظم''

☆

''بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹادے''

اے بغداد والے تُو اُن کو مٹا دے
بڑھے جا رہے ہیں ستم غوثِ اعظم
"ذرا لے لے تیغِ دو دَم غوثِ اعظم"

☆

☆

"اُس رضا پر ہو مولا رضائے حق"
اُس کا چرچا بڑھے از افق تا افق
جس نے مدحت تمہاری سکھائی ہے
"راہ جس نے تمہاری چلائی ہے"

☆

قطعاتِ بخشش ....ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی

دیا جو درسِ اُخوت نبیِ رحمت نے
زمانہ کیا کبھی کوئی مثال لا پائے؟
بدن جھلس گیا چھوٹا نہ دامنِ احمد
کبھی کیا کوئی جوابِ بلال لا پائے؟

☆

ضعیفہ راہ میں تنقیصِ شان کرتی رہی
مرے حضور کے لب پر سجی رہی مسکان
نبیِ پاک کا خُلقِ عظیم جب دیکھا
سعید تھی، وہ ہوئی پل میں صاحبِ ایمان

"حامیِ سنت، حامیِ ملّت، مجدّدِ دین کا"
گلشنِ عشقِ نبی کا عندلیبِ خوش نوا
عاشقِ خیرالوریٰ، وہ رہِ نُما ملتا نہیں
"پیکرِ رُشد و ہدا احمد رضا ملتا نہیں"

☆

جانشینِ مفتیِ اعظم علامہ اختر رضا قادری ازہری میاں قبلہ کے اشعارِ آب دار پر تشطیرات

☆

"داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا"
آرزوؤں کا صحرا باغ بن کے کھل جاتا
حاضری کا غم میرے دل سے مُستقل جاتا
"کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا"

☆

"مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی"
ہے ہر سُو روشنی جاری، انھیں کے روئے تاباں کی

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

مٹیں جو ظلمتیں ساری ہے صدقہ ان کی رحمت کا
"اُجالا ہے حقیقت میں انھیں کی پاک طلعت کا"

☆

☆

"عفو و عظمتِ خاکِ مدینہ کیا کہیے"
علو و رفعتِ خاکِ مدینہ کیا کہیے
کہاں سے رتبہ کبھی اِس سے اعلا پائے فلک
"اسی تراب کے صدقے ہے اعتلائے فلک"

☆

"ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستم گارو!"
فقط ہے چار دن کی چاندنی سُن لو جفا کارو!
تمہارا نام تک بھی ہوگا نہ کچھ کوے سرور میں
"سنو! ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دورِ ستم گر میں"

☆

"بناتے جلوہ گاہِ ناز میرے دیدہ و دل کو"
قرار آتا یقیناً اس طرح سے قلبِ بسمل کو

وہ رہتے دیدۂ تر میں تو رہتے قلبِ مضطر میں
"کبھی رہتے وہ اِس گھر میں کبھی رہتے وہ اُس گھر میں"

☆

☆

"ڈوبے رہتے ہیں تری یاد میں جو شام و سحر"
نغمۂ نعت سجے رہتے ہیں جن کے لب پر
غم و آلام سے لوگوں کو بچا جاتے ہیں
"ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں"

☆

"وحشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیرِ جنت کو چلوں"
خارِ طیبہ لے کے میں گل کی تمنا کیوں کروں
کون کہتا ہے کہ ایسی آگہی اچھی نہیں
"رہنے دیجے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں"

☆

"خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی"
خاکِ طیبہ میں فنا ہونے کی ہے خواہش مری

اُس کو بِن دیکھے جہاں کی ہر خوشی اچھی نہیں
''خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں''

☆

☆

''طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!''
اس میں اپنی زندگی ہرگز نہ ڈھالو مومنو!
حق کے متوالو! سنو یہ زندگی اچھی نہیں
''تیرگی انجام ہے یہ روشنی اچھی نہیں''

☆

''دامنِ دل جو سوے یار کھنچا جاتا ہے''
اک تصور سے ہی روضہ کے مزا آتا ہے
مجھ پہ سوغاتِ کرم اُس نے لٹایا ہوگا
''ہو نہ ہو اس نے مجھے آج بُلایا ہوگا''

☆

''دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت''
شامِ غم تاباں ہوئی نوری سحر کی صورت

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

کہکشاں سے ہے سِوا اُن کے بیانات کی رات
''کتنی روشن ہے رُخِ شہ کے خیالات کی رات''

☆

☆

''جس کی تنہائی میں وہ شمعِ شبستانی ہے''
اُس کا ہر تارِ نفَس مثلِ قمر نورانی ہے
وہ تو کہلاتی ہے انوار کے برسات کی رات
''رشکِ صد بزم ہے اُس رندِ خرابات کی رات''

☆

''اک اشارے سے کیا شق ماہِ تاباں آپ نے''
پل میں لوٹایا ہے خورشیدِ درخشاں آپ نے
پتھروں نے دی گواہی اے مرے جانِ جمال
''مرحبا صد مرحبا صلِ علیٰ شانِ جمال''

☆

''حاسدانِ شاہِ دیں کو دیجیے اخترؔ جواب''
اُن کی سیرت کا ورق روشن ہے مثلِ ماہ تاب

حشر کے دن دیکھ لینا کیسی ہے شانِ جمال
''درحقیقت مصطفی پیارے ہیں سلطانِ جمال''

☆

☆

''نُور کے ٹکڑوں پہ اُن کے بدر و اختر بھی فدا''
ہورہا ہے اُن پہ وہ سدرہ کا شہِ پر بھی فدا
رشکِ مہر و ماہ و اختر ہیں سراسر ایڑیاں
''مرحبا کتنی ہیں پیاری اُن کی دل بر ایڑیاں''

☆

''یاخدا! تاوقتِ رخصت جلوہ افگن ہی رہیں''
سختیِ خورشیدِ محشر سے حفاظت بھی کریں
تیرے پیارے کی خدایا! مہرِ انور ایڑیاں
''آسمانِ نُور کی وہ شمسِ اظہر ایڑیاں''

☆

''جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے''
ہر اک کو نعمتِ دارین اُن سے ملتی ہے

جو ان کے در پہ مٹوں کام یاب ہوجاؤں
''میں کیوں نہ وقفِ درِ □ آں جناب ہوجاؤں''

☆

☆

''تپشِ مہرِ قیامت کو سہیں ہم کیسے''
سوچتے ہیں کہ اِس دل سے مٹیں غم کیسے
سایۂ گیسوئے رحمت مرے آقا دے دو
''اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایا دے دو''

☆

''نہیں جچتی جنت بھی نظروں میں ان کی''
پسند اُس کو گل کی نہ کچھ تازگی بھی
کہ جو ہوگیا ہے نثارِ مدینہ
''جنھیں بھا گیا خارزارِ مدینہ''

☆

''گردشِ دور نے پامال کیا مجھ کو حضور''
غم و آلام سے میں ہوگیا آقا رنجور

گنبدِ سبز دکھاؤ تو بہت اچھا ہو
”اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو“

☆

☆

”ہر گلِ گلستاں معطر ہے“
باغِ خلدِ بریں معنبر ہے
عرقِ پاکِ شہِ مدینے سے
”جانِ گل زار کے پسینے سے“

☆

”بارگاہِ خدا میں کیا پہنچے“
اس پہ فضلِ خدا بھی کیا برسے
دُور جو ہوگیا مدینے سے
”گِر گیا جو نبی کے زینے سے“

☆

”یہ کس کے دم سے مِلی ہے جہاں کو تابانی“
زمانہ کس کے کرم سے ہوا ہے نورانی

اُجالا پھیلا ہر اک سمت نُورِ آقا سے
”مہ و نجوم ہیں روشن منارِ طیبہ سے“

☆

☆

”جو ہیں مریضِ محبت یہاں چلیں آئیں“
کہ چارہ گر سے ہر اک درد کی دوا پائیں
کبیدہ ہوں نہ کبھی بھی ستم کے دریا سے
”صدا یہ آتی ہے سُن لو مزارِ مولا سے“

☆

”میں تو ہوں بلبلِ بُستانِ مدینہ اخترؔ“
زینتِ شمعِ شبستانِ مدینہ اخترؔ
شوق ہیں شاہِ مدینہ کی صفت آرائی کے
”حوصلے مجھ کو نہیں قافیہ آرائی کے“

☆

”کس کو سنائیے گا یہاں غم کی داستاں“
ہے کون جو کرے گا مداوائے غم یہاں

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

جتنے تھے سب رفیق ہمارے ، بدل گئے
"جو غم میں ساتھ دیتے وہ سارے بدل گئے"

☆

☆

"درِ احمد پہ اب میری جبیں ہے"
مجھے بخشش کا اب اپنے یقیں ہے
تصور میں مرے وہ دل نشیں ہے
"مجھے کچھ فکرِ دوعالم نہیں ہے"

☆

"پی کے جو مست ہوگیا بادۂ عشقِ مصطفا"
ہر ایک سے بلند تر رتبہ اُسے تو مِل گیا
حاصل اُسے بقا ہوئی اُلفت میں جو فنا ہوا
"اُس کی خدائی ہوگئی اور وہ خدا کا ہوگیا"

☆

"گردشِ دور یانبی ویران دل کو کر گئی"
یورشِ کرب و ابتلا حیران دل کو کر گئی

شاہِ مدینہ لیں خبر اب مجھ پہ وقت سخت ہے
"تاب نہ مجھ میں اب رہی دل میرا لخت لخت ہے"

☆

☆

"اخترِ خستہ طیبہ کو سب چلے تم بھی اب چلو!"
راہِ طیبہ کی طرف چلتے ہوئے پھولو پھلو!
کیف میں جھومتے رہو اوج پہ پہنچا بخت ہے
"جذب سے دل کے کام لو اُٹھو کہ وقتِ رفت ہے"

☆

"ترس کھاؤ مری تشنہ لبی پر"
رحم فرماؤ مجھ پر شاہِ کوثر
یہ بندہ طالبِ لطف و کرم ہے
"مری پیاس اور اک جام! کم ہے"

☆

"خلائق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے"
تمہاری ذات ہی تو باعثِ ایجادِ خلقت ہے

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

تمہارے دم قدم سے ہی بہارِ باغِ جنت ہے
"دوعالم پر تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے"

☆

☆

"تاروں کی انجمن میں یہ بات ہورہی ہے"
نجم و قمر کے لب پر جاری یہ ہر گھڑی ہے
طیبہ کے ذرّے ذرّے سے ہر سمت روشنی ہے
"مرکزِ تجلیوں کا خاکِ درِ نبی ہے"

☆

"یکتا ہیں جس طرح وہ ہے اُن کا غم بھی یکتا"
ہے بالیقیں سبب یہ تسکینِ روح و دل کا
جس کو مِلا یہ لوگو! قسمت کا وہ دھنی ہے
"خوش ہوں کہ مجھ کو دولتِ انمول مِل گئی ہے"

☆

"رہت آقا کی چھوڑ دی ہم نے"
ہم کو گھیرا اسی لیے غم نے

دوُر اِس سے تو تاجِ شاہی ہے
"اپنی مہمان اب تباہی ہے"

☆

☆

"ساقیِ کوثر دہائی آپ کی"
فوجِ غم چھائی دہائی آپ کی
سوے ما چشمِ عنایت کیجیے
"سوختہ جانوں پہ رحمت کیجیے"

☆

"کیجیے اپنا محض اپنا مجھے"
ہو منوّر دل تمہارے عشق سے
دوُر دنیا کی محبت کیجیے
"قطع میری سب سے نسبت کیجیے"

☆

"جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں"
وہ بِن مانگے گدا کو نعمتِ عظمیٰ عطا کردیں

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

شہِ کوثر غم و آلام کو دل سے فنا کردیں
"نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں"

☆

☆

"گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اُس کے گیت پر"
چوم لیں اُس کی زباں کو وجد میں وہ جھوم کر
اُن کی عظمت کے ترانے جب سنائے خیر سے
"باغِ طیبہ میں جب اخترؔ گنگنائے خیر سے"

☆

"مفتیِ اعظم یکے از مردانِ مصطفیٰ"

قطعاتِ بخشش ....ڈاکٹر مُشاہدؔ رضوی

یہ کائنات تھی ڈوبی غرور و نخوت میں
کسی میں پاسِ وفا تھا نہ دَرکِ اُلفت میں
مرے نبی نے اُنھیں کو بنا دیا ہادی
کچھ اس طرح سے لیا سب کو بزمِ وحدت میں

☆

ہے دوائے سوزِ قلبی شہِ دیں کی مدح خوانی
اُسے کیا ہو بے قراری جو نبی سے منسلک ہے
اُسے کیا گزند ہوگی سرِ حشر گرمیوں سے
جو ثنائے مصطفا میں صبح و شام منہمک ہے

[redacted]
"اس رضائے مصطفی سے دشمنی اچھی نہیں"

☆

☆"لمعاتِ بخشش" محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹرا) کے خوشبو بھرے کلام کا مجموعہ ہے۔ اچھے نعتیہ کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مطالعہ کرتے ہوئے کلام کی خوشبو وجود کے اندر سرایت کرنے لگتی ہے۔ یہ دیوانِ نعت ہے، چوں کہ یہ دیوان دنیا کی عظیم ترین شخصیت کے آہنگ سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اس میں کچھ ایسی سحر انگیز کیفیتیں پیدا ہوگئی ہیں جو متاثر کرتی ہیں۔

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کے نعتیہ کلام میں فکر ونظر کی جو پرچھائیاں اُبھرتی ہیں وہ شاعر کے سوز وگداز اور کیف و سرمستی کی دین ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ محمد حُسین مُشاہد رضوی کا یہ دیوانِ نعت خوب مقبول ہوگا۔

پروفیسر ڈاکٹر شکیل الرحمن بابا سائیں (ممتاز محقق، ناقد ودانشور)، ہریانہ ۲۸ر جولائی ۲۰۱۰ء بروز سنیچر

☆مُشاہدؔ رضوی کی نعت گوئی ایک اعلا مقصد کی طرف گامزن ہے۔ اِن نعتوں کی زیریں رَو میں دنیا کے تمام اندھیروں کو دُور کر کے چاروں طرف روشنی پھیلانے کی خواہش اور سرورِ کائنات ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے اور اُن کی ذاتِ باصفات وباکمال سے محبت رکھنے کی خوشبو موجود ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مُشاہدؔ رضوی کی نعتیہ شاعری حضور پاک ﷺ کے وسیلہ سے انسان کے روحانی سفر کا احاطہ کرنے کے علاوہ سید البشر ﷺ سے اپنی والہانہ اور ہوش مندانہ عقیدت کا چراغ بھی روشن کر رہی ہے۔

سلطان سبحانی (ممتاز افسانہ نگار، فکشن رائٹر، شاعر وادیب، مالیگاؤں)

☆جناب محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کا نعتیہ دیوان "لمعاتِ بخشش" ملا، کتاب بہت خوب ہے۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

میں نے اسے جگہ جگہ دیکھا۔ بہت متاثر ہوا۔ ایسے پُرخلوص کلام کے لیے میری طرف سے مبارک باد قبول کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب توشۂ آخرت میں اضافہ کی باعث ہوگی۔ آپ نے کتاب کا نام ایسا رکھا ہے کہ امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کے مجموعے ''حدائق بخشش'' کا خیال آتا ہے گویا آپ نے ان کے کلام سے فیض اٹھایا ہے، جو بہترین بات ہے۔

ڈاکٹر شمس الرحمن فاروقی (الٰہ آباد)، ۱۳ر مئی ۲۰۱۱ء

☆ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کا بہت قیمتی تحفہ ''لمعاتِ بخشش'' موصول ہوا۔ آپ کا نعتیہ کلام پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ بلاشبہ مُشاہدؔ رضوی کے کلام میں ایک سچے عاشقِ رسول (ﷺ) کے جذبات و احساسات نمایاں ہیں۔ نعت لکھنا کتنا مشکل ہے وہ سب جانتے ہیں، لیکن جب عقیدت ہو، عشقِ رسول (ﷺ) کا جذبہ ہو، تو ایسے ہی خوب صورت اشعار نکلتے ہیں جیسے کہ ''لمعاتِ بخشش'' میں ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اسی طرح اور بھی کئی مجموعہ پیش کرسکیں کہ دل میں نبی (ﷺ) کا پیار ہو تو خدا غیب سے صلاحیتیں عطا کردیتا ہے۔

ڈاکٹر سیفی سرونجی (مدیرِ اعلا سہ ماہی انتساب، سرونج، مدھیہ پردیش)

☆ ''لمعاتِ بخشش'' صوری لحاظ سے خوب صورت تو ہے ہی، معنوی لحاظ سے بھی عمدہ ہے۔ عشقِ رسول (ﷺ) کی وارفتگی، تخیل کی پاکیزگی، دل کش لفظیات کے استعمال میں تازگی و طرفگی جیسے عناصر مُشاہدؔ رضوی کے کلام کے توصیفی پہلو ہیں۔ آرزوؔ صاحب حیات ہوتے تو ضرور کچھ نہ کچھ لکھتے، اب وہ نہیں رہے۔ اللہ اُن کی مغفرت فرمائے (آمین)۔

فخر عالم (لٹریری اسسٹنٹ ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزوؔ علی گڑھ) ۶ر جولائی ۲۰۱۰ء

☆ آپ کی نعتوں منقبتوں کا مجموعہ ''لمعاتِ بخشش'' باصرہ نواز ہوا۔ پڑھ کر ایمان تازہ کیا، شروع سے اخیر تک پڑھتا رہا، اتنی کم عمری میں یہ شعری مقدس ذخیرہ ماشاءاللہ خوب سے خوب تر ہے۔

میاں مُشاہدؔ! ابھی آپ کو بہت کچھ لکھنا ہے، قبلہ اشرف میاں نے صحیح کہا ہے، کہ 'نعت گوئی کسبی نہیں وہبی ہے۔' یہ سچ ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت اور مفتیِ اعظم علیہم الرحمۃ کے کلام کا دل سے مطالعہ کیا ہے، آپ پر قبلہ نظمی میاں دامت برکاتہم القدسیہ کا سایۂ التفات ہے۔ کسی عظیم کے قدموں میں رہ کر سر اونچا کیا جاسکتا ہے۔ محترم ازہری میاں دامت برکاتہم القدسیہ آپ کے پیرِ طریقت ہیں، آپ قسمت والے ہیں، اُن کی خدمت میں جایئے تو یہ دونوں مصرعے تمنائے قدم بوسی کے بعد نذر کردیں

؎

عقیدت کا لہکتا ہی رہے گا گلستاں اپنا ہے جس کا عزم مستحکم وہی ہے باغباں اپنا

دعائیں ہیں کہ آپ صحت و سلامتی سے ہوں، دین و ملت کی خدمت میں، سنّیت کا پرچم

لہراتے رہیں، سرزمینِ مالیگاؤں ہمیشہ سے دین و ادب، شریعت و طریقت، نظریاتِ اعلیٰ حضرت، سچی سنّیت کا گہوارہ رہا ہے ان شاءاللہ تا حشر رہے گا، ابھی کچھ کمیاں ہیں بزرگوں کے فیضان سے سب ٹھیک ہوگا۔

فقیر بیکلؔ اُتساہی غفرلہٗ، ۲۵ر ستمبر ۲۰۱۰ء بلرامپور

☆ بیسویں صدی کا ربعِ آخر تقدیسی شاعری کی طرف مراجعت کا زمانہ رہا۔ برِ صغیر میں تب سے بے شمار حمد و نعت و منقبت کے دواوین، کلیات اور مجامع منظرِ عام پر آنے لگے ہیں۔ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وتیرے کو اپنایا تھا، نعت گو شعرا کی اکثریت اب انھیں کو اپنا امام تصور کرتی ہے اور یہ نہایت خوش آیند بات ہے کہ اس تقلیدی عمل سے بعض نہایت اہم نعتیہ مجموعے سامنے آئے ہیں۔ ''لمعاتِ بخشش'' کا شاعر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی نوعمر و نوجوان ہے۔ بچپن سے ان کا قلم عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لیے صفحۂ قرطاس پر نعتوں کے موتی بکھیر رہا ہے۔ انھوں نے تقدیسی شاعری کی ہر صنف پر طبع آزمائی کی ہے اور بعض عمدہ اشعار ان اصناف کے تخلیق کیے ہیں۔

ڈاکٹر سید یحییٰ نشیطؔ (رکن مجلسِ ادارت بال بھارتی اردو، پونے) ۱۷ر مئی ۲۰۱۰ء

☆ ''لمعاتِ بخشش'' کی شاعری سے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ارادتِ مُرشد کا اظہار شاعرانہ لطافتوں کے جلو میں عالمانہ رفعتوں کا حامل بھی نظر آتا ہے۔ شاعر کی دینی اور مسلکی فکر اس کے ایک ایک شعر سے مترشح ہے جس کے پُرخلوص ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ نعت و منقبت کی شاعری جس تقدیس و تکریم کی متقاضی ہے، شاعر اس کے علو سے کماحقہٗ واقف ہے اور کسی اظہاری سطح پر اس سے انحراف شاعر کو گوارہ نہیں۔

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی اپنے شعری اور فکری اظہار میں نظریاتی مسلکی پابندیوں سے پوری طرح وابستہ اور پیوستہ ہیں جس کا برملا اظہار ''لمعاتِ بخشش'' کی شاعری میں کیا گیا ملتا ہے۔ نظریاتی وابستگی، وہ دینی ہو کہ لادینی، اچھے سے اچھے شاعر کو اپنی حدود سے باہر جانے نہیں دیتی جس کے نتیجے میں شعری اور لسانی اظہار مخصوص لفظیات اور اسلوب کا بھی لامحالہ پابند ہو جاتا ہے، مُشاہدؔ بھی اس سے مبرّا نہیں۔ انھیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کریں۔

سلیم شہزاد (ممتاز ناقد و محقق) ۱ر نومبر ۲۰۱۰ئ، مالیگاؤں

☆ عنوان کے ذیل کا شعر ؎ چمک جائے مرا ظاہر مرا باطن مرے آقا
منور قلب ہوجائے مرا لمعاتِ بخشش سے

ایک عجیب طرح کی کشش رکھتا ہے اور متاثر کرتا ہے، پڑھنے کے بعد بے ساختہ آمین کہی،

اس عمر میں ایسی بلند و پاکیزہ شاعری کم لوگوں کو میسر ہوئی ہے آپ خوش بخت ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے جو کچھ آپ کی زبان کہتی ہے اسی انداز سے آپ کے اعمال بولنے لگیں تو آپ کا کلام ہی نہیں آپ کی پوری ذات، آپ کی تمام حرکات وسکنات ایک دنیا کے لیے نمونۂ عمل بن جائیں۔"

ناوکؔ حمزہ پوری (بہار) ۲۲ر ستمبر ۲۰۱۰ء

☆ "لمعاتِ بخشش" عصرِ حاضر کے نعتیہ ادب کی تاریخ میں ایک نادر اور عمدہ اضافہ ہے، جس میں شاعرِ موصوف نے اپنی عقیدت ومحبت کو ایک مخصوص اندازِ فکر، طرزِ اسلوب اور لامحدود ذوقِ ادب کو سہل زبان میں پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مُشاہدؔ رضوی کے کلام میں عظمتِ رسول، شخصیتِ رسول، عنایتِ رسول، فضائلِ رسول، شمائلِ رسول، خصائلِ رسول اور وقارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ پروردگارِ عالم جل جلالہٗ کی رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر لامحدود عنایات کی بارش اور عطا شدہ لامحدود رفعت ومنزلت کا شاعرانہ اور فن کارانہ طور پر علاماتی اظہار ملتا ہے۔ مُشاہدؔ کو فنِ نعت گوئی اور اسلامی وروحانی اور اخلاقی واقداری شاعری کا عرفان اور اظہارِ بیان کا تجربہ حاصل ہے۔ مُشاہدؔ نے پابند نعتیہ شاعری کے ساتھ ساتھ آزاد نعتیہ منظومات بھی نہایت خوب صورت انداز میں فکر انگیز، سلیس وررواں اور مختصر الفاظ کو مختلف دل کش عنوان کے تحت اپنے دیوان میں پیش کیا ہے۔"

منظور وایک، کشمیر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سری نگر۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah